

نوحہ

یہ پکاری زینب خسترتن

میرا لٹ گیا ہے بھرا چمن

یہ نہ پوچھو کیا کیا گذر گیا

وہ ستم جو ہم پہ اتر گیا

میرا بھائی مجھ سے بچھڑ گیا

تھا گھن وہ ماہ بتول پر

تھا وہ ظلم سبط رسول پر

ہیں وہ داغ قلب ملول پر

میں بھلاؤں کیسے وہ تشنگی

وہ نبی کی ال کی بے بسی

وہ علی کے لال کی بی کسی

دو پسر بھی میں نے فدا کئے

کہ حسین اقا میرا جیئے

یہ صبر کے گھونٹ بھی پی لئے

یہ اسیری اور یہ سختیاں

یہ سہیں رسول کی بیٹیاں

کہاں قید شام رسن کہاں

ميرے نوجوان بچھڑ گئے

ميرے بے زبانہ بھي جو رن گئے

وہ بھي تير کھا کے گذر گئے

وہ نظارہ ميري نظر ميں ہے

ميں نے ديکھا رن ميں جو انکھ سے

دل فاطمہ تھا چھري تلے

بے رداء ميں اونٹ پہ جب چلي

بيکفن حسين کي لاش تھي

ميں کفن بھي اسکو نر دے سکی

کيون جگر نر مير انکل پڑے

جو سکينه پوچھتي ہے مجھے

ميرے بابا جان کدھر گئے

دوپہر ميں يونر نر لئے کوئي

ميري طرح دکھ نر سے کوئي

يونر هي جيتے جي نر مرے کوئي

اے جمالي مولیٰ برهان ديں

هیں غم حسين ميں جو حزيں

تا ابد رهیں ير مه ميں

عبد سيدنا طع

شبر فخر الدين جمالي

طاھري حزب الذکر - کراچي